83065 ـ میت کے والد اور اولاد میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ

سوال

اگر میں کام کاج کر کے کچھ مال جمع کروں اور اللہ تعالی مجھے فوت کر دے اور میرے والد زندہ ہوں تو کیا ترکہ میرے والد کو ملے گا یا کہ میری اولاد کو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب كوئى انسان فوت ہو جائے اور اس كے والد بھى زندہ ہو، اورميت كى اولاد بھى ہو تو والد كو مال متروكہ كا چھٹا حصہ ملےگا، اور اگر ميت كى بيوى ہو تو اسے آٹھواں حصہ اور باقى مال اولاد كو اس طرح تقسيم كيا جائيگا كہ بيٹے كو دو بيٹيوں كے برابر حصہ ملےگا.

اور اگر اولاد صرف بيٹياں ہى ہوں يعنى ايك يا ايك سے زائد بيٹى ہو تو پھر بيوى آٹھواں حصہ حاصل كريگى ـ اگر بيوى ہو تو ـ پھر بيٹى يا ايك سے زائد بيٹياں اللہ كى جانب سے فرض كردہ حصہ حاصل كرينگى جو كہ ايك كے ليے نصف ہے، اور دو يا دو سے زائد بيٹياں ہوں تو انہيں دو تہائى ملےگا، پھر باب كو چھٹا حصہ ديا جائيگا، اور بيوى اور بيٹيوں كو ان كا حصہ دينے كے بعد جو باقى بچے وہ باپ لے جائيگا.

اس كى دليل اللہ سبحانہ وتعالى كا درج ذيل فرمان ہے:

اللہ تعالى تمہيں تمہارى اولاد كے بارہ ميں حكم كرتا ہے كہ ايك لڑكے كا حصہ دو لڑكيوں كے برابر ہے، اور اگر صرف لڑكياں ہى ہوں اور دو سے زيادہ ہوں تو پھر ان كے مال متروكہ كا دو تہائى حصہ ملےگا، اور اگر ايك ہى لڑكى ہو تو اس كے ليے آدھا ہے، اور ميت كے ماں باپ ميں سے ہر ايك كے ليے چھوڑے ہوئے مال كا چھٹا حصہ ہے اگر ميت كى اولاد ہو النساء (11).

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

ميراث يعنى وراثت ميں باپ كى تين حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

اس ميں بطور فرض وارث بنتا ہے، وہ يہ كہ ميت كے بيٹے يا پوتے كے ساتھ، تو اس حالت ميں ميت كے باپ كو

صرف چھٹا حصہ ملےگا، اور باقی مانندہ مال بیٹے اور جو اس کے ساتھ ہو اسے ملےگا، ہمارے علم کے مطابق تواس میں کوئی اختلاف نہیں، یہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اس میت کے والدین میں سے ہر ایك کے لیے اس میت کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اگر میت کی اولاد ہو النساء (11).

دوسری حالت:

اس حالت میں وہ صرف عصبہ ہونے کی بنا پر وارث بنےگا جو کہ اولاد کے علاوہ دوسروں کے ساتھ (یعنی میت کا بیٹا یا بیٹی نہ ہو) تو اگر میت کا والد اکیلا ہو تو سارا مال لےگا، اور اگر اس کے ساتھ کوئی اور صاحب فرض ہو مثلا بیوی یا خاوند یا ماں یا دادی تو صاحب فرض کو اس کا فرضی حصہ ملےگا، اور باقی مال والد کو مل جائیگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین اس کے وارث بنیں تو اس کی ماں کا تیسرا حصہ ہے النساء (11).

تو یہاں اللہ تعالی نے میراث کی اضافت والدین کی طرف کی ہے، اور پھر ماں کے لیے تیسرا حصہ مقرر کیا ہے تو اس طرح باقی حصہ باپ کا ہوگا.

تیسری حالت:

اس کے لیے دونوں معاملے ہی جمع ہو جائیں: یعنی فرضی حصہ اور عصبہ ہونے کی بنا پر حاصل ہونے والا حصہ بھی، اس کی صورت یہ ہے کہ باپ اپنے بیٹے کی لڑکیوں کے ساتھ وارث بنے (یعنی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ) تو باپ کو چھٹا حصہ ملےگا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ان میں سے ہر ایك کے لیے مال متروکہ کا چھٹا حصہ ہے اگر اس کی اولاد ہو .

اور بالاجماع میت کی بیٹی کے ساتھ میت کے باپ کو چھٹا حصہ ملے گا، اور عصبہ ہونے کی بنا پر باقی بھی باپ ہی لےگا، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" فرضی حصے ان کے اہل کو دو، اور جو باقی بچے اس کا قریب ترین مرد زیادہ مستحق ہے "

متفق علیہ.

اور بیٹے یا پوتے کے بعد میت کا باپ زیادہ قریب اور اولی ہے، اور اہل علم کا اس سب پراجماع ہے، الحمد للہ ہمارے علم میں تو اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (6 / 169) اختصار اور کچھ کمی و بیشی کے ساتھ نقل کیا گیا ہے.

واللہ اعلم .